مرد وعورت دونوں کے لئے مفید رسالہ

شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنت، بانیِ دعوتِ اسلامی، حضرتِ علّامہ مولانا ابو بلال

محمد الیاس عطّار قادری رضوی دامت برکاتہم العالیہ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى سَيِّدِ الْمُرْسَلِيْنَ
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ط بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ط

زخمی سانپ

شیطٰن لاکھ سُستی دلائے مگر آپ یہ رسالہ (20 صَفْحات) مکمَّل پڑھ لیجئے اور اس کی بَرَکتیں حاصِل کیجئے۔

دُرُود شریف کی فضیلت

دو۲ جہاں کے سلطان، سَروَرِ ذیشان، مَحبوبِ رَحمٰن صَلَّی اللہُ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمانِ مغفِرت نِشان ہے: مجھ پر دُرُودِ پاک پڑھنا پُل صِراط پر نُور ہے جو روزِ جُمُعہ مجھ پر اَسّی بار دُرُودِ پاک پڑھے اُس کے اَسّی سال کے گناہ مُعاف ہوجائیں گے۔

(اَلْفِردَوس بمأثور الْخِطاب ج ۲ ص ۴۰۸ حدیث ۳۸۱۴)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

حضرتِ سیِّدُنا ابوسعید خُدری رضی اللہ تعالٰی عنہ فرماتے ہیں: ایک نوجوان صَحابی رضی اللہ تعالٰی عنہ کی نئی نئی شادی ہوئی تھی۔ ایک بار جب وہ اپنے گھر تشریف لائے تو دیکھا کہ اُن کی دُلہن گھر کے دروازے پر کھڑی ہے، مارے جلال کے نیزہ تان کر اپنی دُلہن کی طرف

لپکے۔ وہ گھبرا کر پیچھے ہٹ گئی اور (روکر) پکاری: **میرے سرتاج!** مجھے مت ماریئے، میں بے قُصُور ہوں، ذرا گھر کے اندر چل کر دیکھئے کہ کس چیز نے مجھے باہَر نکالا ہے! چُنانچِہ وہ صَحابی رضی اللہ تعالیٰ عنہ اندر تشریف لے گئے، **کیا دیکھتے ہیں کہ ایک خطرناک زَہریلا سانپ کُنڈلی مارے بچھونے پر بیٹھا ہے۔** بے قرار ہوکر سانپ پر وار کر کے اُس کو نیزے میں پِرَو لیا۔ سانپ نے تڑپ کر اُن کو ڈس لیا۔ **زخمی سانپ** تڑپ تڑپ کر مر گیا اور وہ غیرت مند صَحابی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بھی سانپ کے زَہر کے اثر سے جامِ شہادت نوش کر گئے۔

(مُسلِم ص۱۲۲۸ حدیث۲۲۳۶ مُلَخَّصاً)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللہُ تعالیٰ علیٰ محمَّد

غیرت منداسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے؟ ہمارے صَحابۂ کرام عَلَیہِمُ الرِّضْوَان کس قدر بامُرَوَّت ہوا کرتے تھے۔ انہیں یہ تک بھی منظور نہ تھا کہ ان کے گھر کی عورت گھر کے دروازے یا کھڑکی میں کھڑی رہے۔ اپنی زَوجہ کو بنا سنوار کر بے پردَگی کے ساتھ شادی ہال میں لے جانے والوں، بے پردَگی کے ساتھ اسکوٹر پر پیچھے بٹھا کر پھرانے والوں، شاپنگ سینٹروں اور بازاروں میں بے پردَگی کے ساتھ خریداری سے نہ روکنے والوں کیلئے عبرت ہی عبرت ہے۔

عورت خُوشبو لگا کر باھَر نہ نکلے

مصطفٰے جانِ رَحمت صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم فرماتے ہیں: بے شک جو عورت

خوشبو لگا کر مجلس کے پاس سے گزرے تو وہ ایسی ایسی ہے یعنی زانیہ ہے۔

(تِرمِذی ج ٤ ص ٣٦١ حدیث ٢٧٩٥)

مُفَسّرِ شہیر، حکیمُ الْاُمَّت حضرتِ مفتی احمد یار خان عَلَیْہِ رَحمَۃُ الْحَنَّان اس حدیثِ پاک کے تَحْت فرماتے ہیں: کیونکہ وہ اس خوشبو کے ذَرِیعہ لوگوں کو اپنی طرف مائل کرتی ہے چُونکہ اسلام نے زِنا کو حرام کیا اس لئے زِنا کے اَسباب سے (بھی) روکا (ہے)۔ (مراٰۃ المناجیح ج ۲ ص ۱۷۲)

بے پردگی کی ہولناک سزا

حضرتِ سیِّدُنا اِمام احمد بن حَجَر مَکّی شافِعی عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللہِ القَوِی نَقْل فرماتے ہیں: مِعراج کی رات سرورِ کائنات، شاہِ موجودات صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلّم نے جو بعض عورَتوں کے عذاب کے ہولناک مَناظِر مُلاحظہ فرمائے ان میں یہ بھی تھا کہ ایک عورت بالوں سے لٹکی ہوئی تھی اور اس کا دِماغ کَھول رہا تھا۔ سرکار صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلّم کی خدمتِ سراپا شَفْقت میں عَرْض کی گئی کہ یہ عورت اپنے بالوں کو غیر مَردوں سے نہیں چُھپاتی تھی۔

(الزَّوَاجِرُ عَنِ اقْتِرَافِ الْکَبَائِر ج ۲ ص ۹۷-۹۸ مُلَخَّصاً)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

خوفناک جانور

غالِباً شعبانُ المُعظَّم ۱٤۱٤ھ کا آخِری جُمُعہ تھا۔ رات کو کورنگی (بابُ الْمدینہ کراچی) میں مُنْعَقِد ہونے والے ایک عظیمُ الشّان سنّتوں بھرے اجتماع میں ایک نوجوان سے

سگِ مدینہ عُفِیَ عَنۡہُ (راقِمُ الحُرُوف) کی ملاقات ہوئی ۔اُس پر خوف طاری تھا،اس نے حَلفیہ بیان دیا کہ میرے ایک عزیز کی جوان بیٹی اچانک فوت ہوگئی ۔ جب ہم تدفین سے فارِغ ہوکر پلٹے تو مرحومہ کے والِد کو یاد آیا کہ اس کا ایک ہینڈ بیگ جس میں اَہم کاغذات تھے وہ غَلَطی سے مَیِّت کے ساتھ قَبْر میں دفن ہوگیا ہے۔چُنانچِہ بامرِ مجبوری دوبارہ قَبْر کھودنی پڑی، جوں ہی ہم نے قَبْر سے سِل ہٹائی خوف کے مارے ہماری چیخیں نکل گئیں کیونکہ **جس جوان لڑکی کو ابھی ابھی ہم نے سُتھرے کَفَن میں لپیٹ کر سُلایا تھا وہ کفن پھاڑ کر اُٹھ بیٹھی تھی اور وہ بھی کمان کی طرح ٹیڑھی ! آہ! اس کے سر کے بالوں سے اس کی ٹانگیں بندھی ہوئی تھیں اور کئی چھوٹے چھوٹے نامعلوم خوفناک جانور اس سے چمٹے ہوئے تھے**۔ یہ دَہشت ناک منظر دیکھ کر خوف کے مارے ہماری گِھگّی بندھ گئی اور ہینڈ بیگ نکالے بِغیر جُوں تُوں مِٹّی پھینک کر ہم بھاگ کھڑے ہوئے۔گھر آکر میں نے عزیزوں سے اس لڑکی کا جُرم دریافت کیا تو بتایا گیا کہ اس میں کوئی فی زمانہ معیوب سمجھا جانے والا جُرم تو نہیں تھا، البتّہ یہ بھی عام لڑکیوں کی طرح فیشن ایبل تھی اور پردہ نہیں کرتی تھی ۔ابھی انتِقال سے چند روز پہلے رشتے داروں میں شادی تھی تو اس نے فیشن کے بال کٹوا کر بن سنور کر عام عورتوں کی طرح شادی کی تقریب میں بے پردہ شرکت کی تھی۔

اے مِری بہنو! سدا پردہ کرو ۔۔۔ تم گلی کُوچوں میں مت پھرتی رہو
ورنہ سُن لو قبر میں جب جاؤ گی ۔۔۔ سانپ بِچّھو دیکھ کر چِلّاؤ گی

کمزور بہانے

کیا اس بدنصیب فیشن پرست لڑکی کی داستانِ غم نشان پڑھ کر ہماری وہ اسلامی بہنیں درسِ عبرت حاصل نہیں کریں گی جو شیطان کے اُکسانے پر اس طرح کے حِیلے بہانے کرتی رہتی ہیں کہ میری تو مجبوری ہے، ہمارے گھر میں کوئی پردہ نہیں کرتا، خاندان کے رَواج کو بھی دیکھنا پڑتا ہے، ہمارا سارا خاندان پڑھا لکھا ہے، سادہ اور باپردہ لڑکی کے لیے ہمارے یہاں کوئی رِشتہ بھی نہیں بھیجتا۔ بس دل کا پردہ ہوتا ہے، ہماری نیّت تو صاف ہے وغیرہ وغیرہ۔ کیا خاندانی رَسْم ورَواج اور نَفْس کی مجبوریاں آپ کو عذابِ قبر وجہنَّم سے نَجات دلا دیں گی؟ کیا آپ بارگاہِ خُداوندی عَزَّوَجَلَّ میں اس طرح کی کھوکھلی مجبوریاں بیان کر کے چھٹکارا حاصل کرنے میں کامیاب ہو جائیں گی؟ اگر نہیں اور واقِعی نہیں تو پھر آپ کو ہر حال میں بے پردَگی سے توبہ کرنی پڑے گی۔ یاد رکھئے! لَوحِ محفوظ پر جس کا جہاں جوڑا لکھا ہوتا ہے وَہیں شادی ہوتی ہے۔ ورنہ آئے دن کئی پڑھی لکھی ماڈَرن کنواری لڑکیاں پلک جھپکتے میں موت کا شکار ہو کر رہ جاتی ہیں بلکہ بعض اوقات ایسا بھی ہوتا ہے کہ دُلہن اپنی ''رُخصتی'' سے قَبْل ہی موت کے گھاٹ اُتر جاتی ہے اور اسے روشنیوں سے جگمگاتے، خوشبوئیں مہکاتے حَجَلۂ عَرُوسی میں پہنچانے کے بجائے کیڑے مکوڑوں سے لبریز تنگ وتاریک قَبْر میں اتار دیا جاتا ہے۔

تو خوشی کے پھول لے گی کب تلک؟
تُو یہاں زندہ رہے گی کب تلک

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

پچاس ساٹھ سانپ

1986ء کے جنگ اَخبار میں کسی دُکھیاری ماں نے کچھ اس طرح بیان دیا تھا: میری سب سے بڑی لڑکی کا حال ہی میں اِنتقال ہوا ہے، اسے دَفْن کرنے کے لئے جب قَبْر کھودی گئی تو دیکھتے ہی دیکھتے اس میں **پچاس ساٹھ سانپ** جَمْع ہو گئے! دوسری قَبْر کُھدوائی گئی اس میں بھی وُہی سانپ آ کر کُنڈلی مار کر ایک دوسرے پر بیٹھ گئے۔ پھر تیسری قَبْر تیّار کی اس میں ان دونوں قبروں سے زِیادہ سانپ تھے۔ سب لوگوں پر دَہشت سوار تھی، وَقْت بھی کافی گزر چکا تھا، ناچار باہَم مشورہ کر کے میری پیاری بیٹی کو **سانپوں بھری قَبْر** میں دَفْن کر کے لوگ دُور ہی سے مٹّی پھینک کر چلے آئے۔ میری مرحومہ بیٹی کے ابّا جان کی قبرستان سے مکان آنے کے بعد حالت بہت خراب ہوگئی اور وہ خوف کے مارے بار بار اپنی گردن جھٹکتے تھے۔ دکھیاری ماں کا مزید بیان ہے کہ میری بیٹی یوں تو نَماز وروزہ کی پابند تھی مگر وہ **فیشن** کیا کرتی تھی۔ میں اسے مَحبّت سے سمجھانے کی کوشِش کرتی تھی مگر وہ اپنی آخرت کی بھلائی کی باتوں پر کان دھرنے کے بجائے الٹا مجھ پر بگڑ جاتی اور مجھے ذلیل کر دیتی تھی۔ افسوس میری کوئی بات میری نادان ماڈَرن بیٹی کی سمجھ میں نہ آئی۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

خوفناک گڑھا

ہوسکتا ہے شیطان کسی کو وَسوَسہ ڈالے کہ یہ اَخباری واقِعہ ہے کیا معلوم یہ سچّا بھی

ہے یا نہیں؟ بِالفرض یہ غَلَط ہو بھی تو غیر شَرْعی **فیشن پرستی** اور **بے پردَگی** کا جائز ہونا بھی تو کوئی ثابِت نہیں کرسکتا۔ حدیثِ پاک میں ناجائز فیشن کا عذاب مُلاحَظہ فرمایئے۔ سرکارِ مدینہ صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمانِ عبرت نشان ہے: میں نے کچھ لوگ ایسے دیکھے جن کی کھالیں **آگ کی قینچیوں** سے کاٹی جارہی تھیں۔ میرے اِسْتِفسار پر بتایا گیا، یہ وہ لوگ ہیں جو ناجائز اشیاء سے زینت حاصل کرتے تھے۔ اور میں نے ایک **گڑھا** بھی دیکھا جس میں سے چیخ پکار کی آوازیں آرہی تھیں۔ میرے دریافت کرنے پر بتایا گیا، یہ وہ عورتیں ہیں جو ناجائز اشیاء کے ذَرِیْعے زینت کیا کرتی تھیں۔ (تاریخ بغداد ج ۱ ص ۴۱۵) **یاد رکھئے!** نیل پالش کی تہ ناخُنوں پر جَم جاتی ہے لہٰذا ایسی حالت میں وُضُو کرنے سے نہ وُضُو ہوتا ہے نہ نہانے سے غُسْل اُترتا ہے، جب وُضُو وغُسْل نہ ہو تو نَماز بھی نہیں ہوتی۔

خبردار!

ہرگز ہرگز شیطان کے اِس بہکاوے میں مت آیئے۔ جیسا کہ بعض نادان لوگ اس طرح کہتے سنائی دیتے ہیں کہ دنیا ترقّی کرگئی ہے۔ مَعَاذَاللہ عَزَّوَجَلَّ چادر اور چار دیواری تو انتہا پسند مسلمانوں کا نَعرہ ہے، اب تو مَردوں اور عورَتوں کو شانے سے شانہ ملا کر کام کرنا چاہیے وغیرہ۔ یقیناً ایک مسلمان کے لئے قرآن کی دلیل کافی ہوتی ہے۔ لہٰذا دل کی آنکھوں سے قرآنِ پاک کی یہ آیتِ کریمہ پڑھئے:

وَقَرۡنَ فِیۡ بُیُوۡتِکُنَّ وَلَا تَبَرَّجۡنَ تَبَرُّجَ الۡجَاہِلِیَّۃِ الۡاُوۡلٰی ترجَمۂ کنزالایمان: اوراپنے گھروں میں ٹھہری رہواور بے پردہ نہ رہو جیسے اگلی جاہِلیَّت کی بے پردَگی۔ (پ ۲۲ ، الاحزاب :۳۳)

آیتِ بالا بازاروں اور شاپنگ سینٹروں میں بے پردَگی کے ساتھ آنے جانے والیوں، خود کو مُخْلُوط تفریح گاہوں کی زینت بنانے والیوں، مُخْلُوط تعلیمی اداروں میں تعلیم پانے والیوں، اسکول یا کالج میں نامَحْرم اُستادوں سے پڑھنے اور نامَحْرموں کو پڑھانے والیوں، دفتروں، کارخانوں، شِفا خانوں اور مختلف اداروں میں مَردوں کے ساتھ بے پردہ یا خلوت (یعنی تنہائی) میں یا اندیشۂ فتنہ ہونے کے باوُجُود مل جُل کر کام کرنے والیوں کو دعوتِ فِکر دے رہی ہے۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

بیٹا گیا تو کیا ہوا، حیا تو باقی ہے

باحیا خواتین خواہ کچھ بھی ہوجائے بے پردَگی نہیں کیا کرتیں جیسا کہ سیِّدَتُنا اُمِّ خَلّاد رضی اللہ تعالیٰ عنہا پردہ کئے مُنہ پر نِقاب ڈالے اپنے شہید فرزند کی معلومات حاصِل کرنے کیلئے بارگاہِ سرورِکائنات صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم میں حاضِر ہوئیں۔ کسی نے کہا: آپ اس حالت میں بیٹے کی معلومات حاصِل کرنے آئیں ہیں کہ آپ کے چہرے پر نِقاب پڑا ہوا ہے! کہنے لگیں: "اگر میرا بیٹا جاتا رہا تو کیا ہوا میری حیا تو نہیں گئی۔" (سُنَنِ ابوداوٗد ج ۳

ص ۹ حدیث۲٤۸۸ مُلَخَّصاً) **اللہ عَزَّوَجَلَّ کی اُن پر رَحمت ہو اور ان کے صَدقے ہماری بے حساب مغفِرت ہو۔** اٰمین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم

بے پردَگی کوئی چھوٹی مصیبت نہیں!

اِس حِکایت سے ہماری وہ اسلامی بہنیں درس حاصل کریں کہ جو بے پردَگی کیلئے طرح طرح کے بہانے تَراشتی ہیں۔ کوئی کہتی ہے: کیا کروں میں تو بیوہ ہوں، کوئی کہتی ہے: بچّوں کا پیٹ پالنے کے لئے دفتر میں غیر مَردوں کے ساتھ بے پردَگی یا خلوت (یعنی تنہائی) میں یا اندیشۂ فتنہ ہونے کے باوُجود نوکری کرنی پڑ گئی ہے، حالانکہ حُصُولِ مَعاش کیلئے کوئی گھریلو کسب بھی ممکن تھا، لیکن ''مَدَنی سوچ'' کہاں سے لائیں! کیا پہلے کی باپردہ خواتین بیوہ نہیں ہوتی تھیں؟ ان پر مصیبتیں نہیں پڑتی تھیں؟ کیا اَسیرانِ کربلا رضی اللہ تعالٰی عنھم پر آفتوں کے پہاڑ نہیں ٹوٹے تھے؟ کیا مَعاذَ اللہ عَزَّوَجَلَّ کربلا والی عِفّت مآب بیبیوں رضی اللہ تعالٰی عَنْھُنَّ نے پردہ ترک کیا تھا؟ نہیں اور ہرگز نہیں تو پھر مہربانی فرما کر اپنی ناتُوانی پر ترس کھایئے اور اپنے کمزور وُجُود کو قَبْر وجہنَّم کے عذاب سے بچانے کی خاطِر پردہ اختیار کیجئے۔ خدا کی قسم! وہ بے پردَگی چھوٹی مصیبت نہیں ہوسکتی جو کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے عذاب میں پھنسا کر رکھ دے۔ وَالعِیاذُ بِاللّٰہِ تعالٰی۔

31 مَدَنی پھولوں کا گلدستہ

﴿1﴾ ہمارے میٹھے میٹھے آقا صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم عورت کا ہاتھ، ہاتھ میں لئے بِغیر فَقَط زَبان سے بَیْعَت لیتے تھے۔ (مُلَخَّص از بہارِشریعت ج۳ ص٤٤٦)

مُریدنی پیر صاحِب کا ہاتھ نہیں چوم سکتی

﴿2﴾ **عورت** کا اپنے پیر و مُرشِد سے بھی اِسی طرح پردہ ہے جس طرح دیگر نامَحْرموں سے۔عورت اپنے پیر کا ہاتھ نہیں چُوم سکتی، اپنے سر پر ہاتھ نہ پھر وائے، پیر صاحِب کے ہاتھ پاؤں بھی نہ دابے۔

مَرْد و عورت مُصافَحہ نہیں کر سکتے

﴿3﴾ مَرْد و عورت آپس میں ہاتھ نہیں ملا سکتے۔

فرمانِ مصطفٰے صلّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلّم: ''تم میں سے کسی کے سر میں لوہے کی کیل ٹھونک دی جاتی اس سے بہتر ہے کہ وہ کسی ایسی عورت کو چُھوئے جو اس کے لیے حلال نہیں۔'' (مُعجَم کبیر ج ٢٠ ص ٢١١ حدیث ٤٨٦)

﴿4﴾ **عورت** اجنبی مَرْد کے جِسْم کے کسی بھی حصّے کو نہ چھوئے جبکہ دونوں میں سے کوئی بھی جوان ہو اس کو شَہوت ہو سکتی ہو۔اگرچہ اس بات کا دونوں کو اطمینان ہو کہ شَہوت پیدا نہیں ہوگی۔ (عالمگیری ج ٥ ص ٣٢٧، بہارِ شریعت ج ٣ ص ٤٤٣)

مَرْد سے چُوڑیاں پہننا

﴿5﴾ **نامَحْرم** کے ہاتھ سے عورت کا چُوڑیاں پہننا گناہ ہے۔دونوں گنہگار ہیں۔

چھوٹے بچّے کا کون سا حصّہ چُھپائے

﴿6﴾ بَہُت چھوٹے بچّے کے لیے عورت (یعنی چُھپانے کا عُضْو) نہیں اس کے بدن کے کسی

حصّے کو چُھپانا فرض نہیں، پھر جب کچھ بڑا ہو گیا تو اس کے آگے اور پیچھے کا مقام چُھپانا ضَروری ہے۔ دس ١٠ برس سے بڑا ہو جائے تو اس کے لیے بالِغ کا سا حکم ہے۔

(رَدُّالْمُحتَار ج ٩ ص ٦٠٢، بہارِ شریعت ج ٣ ص ٤٤٢)

مَحارِم کے جِسْم کی طرف دیکھنے کے اَحکام

﴿7﴾ مَرْد اپنی مَحارِم (یعنی وہ خواتین جن سے رِشتے کے لحاظ سے ہمیشہ کے لیے نِکاح حرام ہو مَثَلاً والِدہ، بہن، خالہ، پھوپھی وغیرہ) کے سر، چِہرہ، کان، کندھا، بازو، کلائی، پنڈلی اور قدم کی طرف نظر کر سکتا ہے جب کہ دونوں میں سے کسی کو شَہْوَت کا اندیشہ نہ ہو۔

(مُلَخَّص از بہارِ شریعت ج ٣ ص ٤٤٤، ٤٤٥)

﴿8﴾ مَرْد کے لیے مَحارِم کے پیٹ، کروٹ، پیٹھ، ران اور گُھٹنے کی طرف نظر کرنا جائز نہیں۔ (ایضاً ص ٤٤٥) (یہ حکم اس وَقْت ہے جب جِسْم کے ان حصّوں پر کوئی کپڑا نہ ہو اور اگر یہ تمام اعضا موٹے کپڑے سے چُھپے ہوئے ہوں تو وہاں نظر کرنے میں حرج نہیں)

﴿9﴾ مَحارِم کے جن اَعضا کو دیکھنا جائز ہے ان کو چُھونا بھی جائز ہے جبکہ دونوں میں سے کسی کو شَہْوَت کا اندیشہ نہ ہو۔ (بہارِ شریعت ج ٣ ص ٤٤٥)

ماں کے پاؤں دبانا

﴿10﴾ مَرْد اپنی ماں کے پاؤں دبا سکتا ہے۔ مگر ران اُس وَقْت دبا سکتا ہے جب کہ کپڑے سے چُھپی ہوئی ہو۔ ماں کی ران کو بھی بِلا حائل چُھونا جائز نہیں۔ (مُلَخَّص بہارِ شریعت ج ٣ ص ٤٤٥)

ماں کی قدم بوسی کی فضیلت

﴾11﴿ **والِدہ** کے قدم کو بوسہ بھی دے سکتا ہے۔ حدیثِ پاک میں ہے: ''جس نے اپنی ماں کا پاؤں چُوما تو ایسا ہے جیسے جنّت کی چوکھٹ کو بوسہ دیا۔''

(اَلْمَبْسُوط لِلسَّرَخْسِی ج٥ ص١٥٦)

اِن رِشتے داروں سے پردہ ہے

﴾12﴿ **تایا** زاد، چچا زاد، ماموں زاد، پھوپھی زاد، خالہ زاد، سالی اور بہنوئی، بھابی اور دیور، جیٹھ، چچی، تائی، مُمانی، خالو، پھوپھا، لے پالک بچہ جس کو ایّامِ رَضاعت[1] میں دودھ نہ پلایا ہو اور اب مَرْد و عورت کے معاملات سمجھنے لگا ہو منہ بولے بھائی بہن، منہ بولے ماں بیٹے، مُنہ بولے باپ بیٹی، پیر اور مُریدنی الغرض جن کی آپس میں شادی جائز ہے ان کا آپس میں پردہ ہے۔ ہاں ایسی بڑھیا جو نہایت ہی بدشکل ہو کہ جس کو دیکھنے سے بِالکل شَہْوَت کا شائبہ نہ ہو اس سے مَرْد کا پردہ نہیں۔ اس کے علاوہ کسی عورت کو دیکھنے سے شَہْوَت ہو یا نہ ہو مَرْد بلا اجازتِ شَرْعی نہیں دیکھ سکتا۔ جن سے ہمیشہ کے لیے نِکاح حرام ہے ان سے پردہ نہیں۔ ''بہارِ شریعت'' میں ہے کہ عورت کو شَہْوَت کا شُبہ بھی ہو تو اجنبی مَرْد کی طرف ہرگز نظر نہ کرے۔ (بہارِ شریعت ج٣ ص٤٤٣)

مـــــــــــــــــدینــــــہ

[1] یاد رہے! بچّے کو (ہجری سِن کے حساب سے) دو سال کی عُمر تک دودھ پلایا جائے۔ اس کے بعد دودھ پلانا جائز نہیں مگر ڈھائی سال کی عُمر کے اندر اندر عورت اگر اپنا دودھ پلا دے تو حُرمتِ نِکاح ثابت ہو جائے گی یعنی اب یہ رَضاعی بیٹا ہے اس سے پردہ نہیں۔

ساس سُسَر سے پردہ؟

﴿13﴾ **حُرمَتِ مُصاہَرت** کے سبب مَرد کو اپنی ساس سے اور عورت کو اپنے سُسر سے پردے کے مُعامَلے میں رِعایت حاصِل ہوجاتی ہے۔ ہاں دونوں میں سے کوئی ایک اگر جوان ہے تو پردہ کرنا چاہئے یِہی مُناسِب ہے۔ (حُرمَتِ مُصاہَرت کی تفصیلی معلومات کیلئے بہارِ شریعت حصّہ 7 سے "مُحَرَّمات کا بیان" مُلاحَظہ فرمالیجئے بلکہ نِکاح، طلاق، عدّت، بچّوں کی پَروَرِش وغیرہ کے بارے میں معلومات حاصِل کرنے کیلئے شادی سے قبل ہی اور نہیں پڑھا تو شادی کے بعد ہی سہی بہارِ شریعت حصّہ 7 اور 8 ضَرور ضَرور ضَرور پڑھ لیجئے۔)

عورت کا چِہرہ دیکھنا

﴿14﴾ **عورت** کا چِہرہ اگرچِہ عورَت نہیں مگر فتنے کے خوف کے سبب غیرمَحرَم کے سامنے مُنہ کھولنا مَنْع ہے۔ اسی طرح اس کی طرف نظر کرنا غیر مَحرَم کے لیے جائز نہیں اور چُھونا تو اور بھی زِیادہ مَنْع ہے۔ (دُرِّمُختار ج ۲ ص ۹۷، بہارِ شریعت ج ۱ ص ٤٨٤)

باریک پاجامہ مت پہنئے

﴿15﴾ **بعض** لوگ باریک کپڑے کا پاجامہ پہنتے ہیں جس سے ران کی جِلد کا رنگ چمکتا ہے، اسے پہن کر نَماز نہیں ہوتی ایسا پاجامہ بلا مقصدِ شرعی پہننا حرام ہے۔

دوسرے کے کُھلے ہوئے گھٹنے دیکھنا گناہ ہے

﴿16﴾ **بعض** لوگ دوسروں کے سامنے گھٹنے بلکہ رانیں کھولے رہتے ہیں یہ حرام ہے۔

(مُلَخَّص از بہارِشریعت ج ۱ ص ٤٨١) ان کی کھلی ہوئی ران یا گُھٹنے کی طرف نظر کرنا بھی جائز نہیں۔لہٰذا نیکر پہن کر کھیلنے اور ورزِش کرنے اور ایسوں کو دیکھنے سے بچنا ضَروری ہے۔

تنہائی میں بے ضَرورت سَتر کھولنا کیسا؟

《17》 سَترِ عورت ہر حال میں واجِب ہے بِغیر کسی صحیح وجہ کے تنہائی میں کھولنا بھی جائز نہیں لوگوں کے سامنے اور نَماز میں توسَتر بِالِاجْماع فرض ہے۔

(دُرِّمُختار و رَدُّالمُحتار ج ۲ ص ۹۳، بہارِشریعت ج ۱ ص ٤٧٩ مُلَخَّصاً)

اِستِنجا کے وَقْت سَتر کب کھولے؟

《18》 اِستِنجا کرتے وَقْت جب زمین سے قریب ہوجائیں اُس وَقْت سَتر کھولنا چاہئے اور ضَرورت سے زِیادہ حصّہ نہ کھولیں۔(ماخوذ از بہارِشریعت ج ۱ ص ٤٠٩) اگر پاجامے میں زِپ (zip) ڈلوالی جائے تو پیشاب کرنے میں بے حد سُہولت ہوسکتی ہے کہ اس طرح بہت کم سَتر کھولنے کی ضَرورت پڑے گی۔مگر پانی سے اِستِنجا کرنے میں سَخْت اِحتِیاط کرنی ہوگی۔زِپ باریک والی سب سے زِیادہ کامیاب ہے۔

ناف سے لے کر گھٹنے تک کا حصّہ

《19》 مَرْد دوسرے مَرْد کے ناف سے لے کر گھٹنے تک کا کوئی حصّہ نہیں دیکھ سکتا اور عورت بھی دوسری عورت کے ناف سے گھٹنے تک کا کوئی حصّہ نہیں دیکھ سکتی۔عورت عورت کے باقی اَعضاء پر نظر کرسکتی ہے جب کہ شَہْوَت کا اندیشہ نہ ہو۔(ایضاً ج ۳ ص ٤٤٢، ٤٤٣)

پردے کے بال دوسروں کی نظر سے بچایئے

﴿20﴾ موئے زیرِ ناف مونڈ کر ایسی جگہ پھینکنا دُرُست نہیں جہاں دوسرے کی نظر پڑے۔

(بہارِ شریعت ج ٣ ص ٤٤٩)

عورَت کی کنگھی کے بال

﴿21﴾ **عورَتوں** کے لیے لازِم ہے کہ کنگھا کرنے یا سر دھونے میں جو بال نکلیں انہیں کہیں چُھپا دیں کہ غیر مَرْد کی ان پر نظر نہ پڑے۔ (ایضاً ص ٤٤٩)

﴿22﴾ **حیض** کا لتّا ایسی جگہ ہرگز نہ پھینکیں جہاں دوسروں کی نظر پڑے۔

عورت کے پاؤں کی جھانجھن کی آواز

﴿23﴾ **حدیث** شریف میں ہے: ''اللہ عَزَّوَجَلَّ اُس قوم کی دُعا نہیں قَبول فرماتا جن کی عورَتیں **جھانجھن** پہنتی ہوں۔'' (التفسیرات الاحمدیه، ص ٥٦٥) حدیثِ پاک میں جس باجے دار جھانجھن پہننے کی ممانعت کی گئی اس سے مُراد گھنگرو والا زیور ہے۔ **اس سے سمجھنا چاہئے کہ جب زیور کی آواز عَدَمِ قَبولِ دُعا** (یعنی دعا قبول نہ ہونے) **کا سبب ہے تو خاص عورَت کی** (اپنی) **آواز** (کا بِلا اجازتِ شَرْعی غیر مَرْدوں تک پہنچنا) **اور اسکی بے پردگی کیسی مُوجِبِ غَضَبِ الٰہی ہوگی، پردے کی طرف سے بے پروائی تباہی کا سبب ہے۔ اعلیٰ حضرت** رَحْمَةُ اللهِ تعالیٰ علیه بجنے والے زیور کے استِعمال کے مُتَعَلِّق فرماتے ہیں: بجنے والا زیور عورت کے

لئے اس حالت میں جائز ہے کہ نامَحْرموں مَثَلاً خالہ ماموں چچا پھوپھی کے بیٹوں، جیٹھ، دَیور، بہنوئی کے سامنے نہ آتی ہو نہ اس کے زیور کی جھنکار (یعنی بجنے کی آواز) نامحرم تک پہنچے۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ فرماتا ہے: وَلَا یُبْدِیْنَ زِیْنَتَهُنَّ اِلَّا لِبُعُوْلَتِهِنَّ ...

(تَرجمۂ کنزالایمان: اور اپنا سنگار ظاہر نہ کریں مگر اپنے شوہروں پر ... اِلخ) (پ۱۸، النّور:۳۱)

اور فرماتا ہے: وَلَا یَضْرِبْنَ بِاَرْجُلِهِنَّ لِیُعْلَمَ مَا یُخْفِیْنَ مِنْ زِیْنَتِهِنَّ ؕ

(تَرجمۂ کنزالایمان: زمین پر پاؤں زور سے نہ رکھیں کہ جانا جائے ان کا چھپا ہوا سنگار) (پ۱۸، النّور:۳۱) **فائدہ:** یہ آیتِ کریمہ جس طرح نامَحرم کو گہنے (یعنی زیور) کی آواز پہنچنا مَنْع فرماتی ہے یونہی جب آواز نہ پہنچے (تو) اس کا پہننا عورتوں کے لئے جائز بتاتی ہے کہ دھمک کر پاؤں رکھنے کو مَنْع فرمایا نہ کہ پہننے کو۔ (فتاوٰی رضویہ ج ۲۲ ص ۱۲۸ مُلَخَّصاً)

اس سے وہ اسلامی بہنیں درسِ عبرت حاصل کریں جو خریداری، محلّہ داری وغیرہ میں غیر مَردوں سے بے تکلُّفی کے ساتھ گُفْتگُو (گُفْت۔گُو) کرتی ہیں۔ انہیں تو گھر کی چار دیواری میں بھی آہستہ آواز نکالنی چاہیے تاکہ دروازے کے باہر والے لوگ یا پڑوسی وغیرہ آواز نہ سننے پائیں۔ بچّوں پر بھی گرجتے برستے وَقْت یہی احتیاط رکھیں۔

عورت پوری آستین کا کرتا پہنے

﴿24﴾ **عورت** پردے سے ہاتھ بڑھا کر غیر مَرْد کو اس طرح کوئی چیز نہ دے کہ اس کی کلائی (ہتھیلی اور کہنی کے درمیان کا حصّہ کلائی کہلاتا ہے) ننگی ہو۔ (آج کل عموماً ایسا ہی ہوتا ہے۔

اگر مَرْد نے قَصْداً کلائی کی طرف نظر کی تو وہ بھی گنہگار ہے۔لہٰذا ایسے موقع پر کلائی کسی موٹے کپڑے سے چُھپانا ضَروری ہے) اسلامی بہنیں پوری آستین کا کُرتا پہنیں نیز دستانے اور جُرابیں بھی استِعمال فرمائیں۔

شَرْعی پردہ والی کو دیکھنا کیسا؟

﴿25﴾ **بیان** کردہ شَرْعی پردے میں ملبوس خاتون کو اگر مرد بلا شَہْوَت دیکھے تو مُضایقہ نہیں کہ یہاں عورت کو دیکھنا نہیں ہوا بلکہ یہ ان کپڑوں کو دیکھنا ہوا۔ ہاں اگر چُست کپڑے پہنے ہوں کہ بدن کا نقشہ کھنچ جاتا ہو مَثَلاً چُست پاجامے میں پِنڈلی اور ران وغیرہ کی ہیئت نظر آتی ہو تو اس صورت میں نظر کرنا جائز نہیں۔

(مُلَخَّص از بہارِ شریعت ج ۳ ص ۴۴۸)

عورت کے بالوں کو دیکھنا حرام ہے

﴿26﴾ **اگر** عورت نے کسی باریک کپڑے کا دوپٹّا پہنا ہے جس سے بال یا بالوں کی سیاہی کان یا گردن نظر آتی ہو تو اس کی طرف نظر کرنا حرام ہے۔ (ایضاً) اس طرح کے باریک دوپٹّے میں عورت کی نَماز بھی نہیں ہوتی۔

﴿27﴾ آج کل **مَعَاذَاللہ** عَزَّوَجَلَّ عورتیں کھلے بالوں کے ساتھ باہَر نکلتیں کلائیاں اور بال کھولے گاڑیاں چلاتیں اور اسکوٹر کے پیچھے اپنی چُٹیا لہراتی ہوئی بیٹھتی ہیں۔ ان کے بالوں یا کلائیوں پر اچانک پہلی نظر مُعاف ہے۔ جب کہ فوراً پھیر لی اور قَصْداً

اس طرف دیکھنا یا نظر نہ ہٹانا حرام ہے۔

حکایت

مفتیِ دعوتِ اسلامی حضرتِ علّامہ مفتی محمد فاروق عطاری عَلَیۡہِ رَحۡمَۃُ اللہِ الۡبَارِی نے اِس خوف سے اپنی اسکوٹر بیچ ڈالی کہ راستے میں بے پردہ عورتیں بکثرت ہوتی ہیں، ڈرائیونگ میں نگاہوں کی حِفاظت ممکن نہیں کیوں کہ نہ دیکھے تو حادِثے کا خطرہ اور دیکھنا تو گوارا نہیں۔

اللہ عَزَّوَجَلَّ کی اُن پر رَحمت ہو اور اُن کے صَدقے ہماری بے حِساب مغفِرت ہو۔

﴿28﴾ مَرد اَجنَبِیّہ عورت کے کسی بھی حصّے کو بلا اجازتِ شَرعی نہ دیکھے۔

مَرد سے عورت کب عِلاج کرواسکتی ہے؟

﴿29﴾ اگر کوئی طَبِیبہ نہ ملے تو باَمرِ مجبوری عورت طبیب کو حسبِ ضَرورت اپنے جِسم کا بیماری والا حصّہ دکھاسکتی ہے اور اب طبیب ضَرورتاً چُھو بھی سکتا ہے۔ ضَرورت سے زِیادہ جِسم ہرگز نہ کھولے۔

غیر عورت کے ساتھ تنہائی

﴿30﴾ غیر مَرد اور غیر عورت کا ایک مکان میں تنہا ہونا حرام ہے۔ ہاں ایسی بدصُورت بڑھیا کہ جوشَہوَت کے قابل نہ ہو اس کو دیکھنا اور اس کے ساتھ تنہائی جائز ہے۔

اَمرد کے ساتھ تنہائی

﴿31﴾ مَرد کا ''اَمرد'' کو شَہوَت کی نظر سے دیکھنا حرام ہے۔ شَہوَت آتی ہو تو اس کے ساتھ

فرمانِ مُصطفٰے صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم: بروزِ قیامت لوگوں میں سے میرے قریب تر وہ ہوگا جس نے دنیا میں مجھ پر زیادہ درودِ پاک پڑھے ہونگے۔ (ترمذی)

ایک مکان میں تنہائی ناجائز ہے۔ بوسہ لینے یا چِپٹا لینے کی خواہش پیدا ہونا شَہوت کی علامات میں سے ہے۔[1]

تنبیہ: مالی، مزدور، چوکیدار، ڈرائیور اور گھر کے ملازم سے بھی بے پردَگی حرام ہے۔

(پردے کی تفصیلی معلومات حاصل کرنے کے لیے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ کتاب ''پردے کے بارے میں سُوال جواب'' پڑھ لیجئے۔)

یہ رِسالہ پڑھ کر دوسرے کو دے دیجئے

شادی غمی کی تقریبات، اجتماعات، اَعراس اور جلوسِ میلاد وغیرہ میں مکتبۃُ المدینہ کے شائع کردہ رسائل اور مَدَنی پھولوں پر مشتمل پمفلٹ تقسیم کرکے ثواب کمایئے، گاہکوں کو بہ نیّتِ ثواب تحفے میں دینے کیلئے اپنی دُکانوں پر بھی رسائل رکھنے کا معمول بنایئے، اخبار فروشوں یا بچّوں کے ذریعے اپنے محلّے کے گھر گھر میں ماہانہ کم از کم ایک عدد سنّتوں بھرا رسالہ یا مَدَنی پھولوں کا پمفلٹ پہنچا کر نیکی کی دعوت کی دھومیں مچایئے اور خوب ثواب کمایئے۔

طالبِ غمِ مدینہ و بقیع و مغفرت و بے حساب جنّت الفردوس میں آقا کا پڑوس

محمد الیاس قادری رضوی

۷ ذوالحجہ ۱۴۳۴ھ
13-10-2013

مآخذ و مراجع

مطبوعہ	کتاب	مطبوعہ	کتاب
دارالمعرفہ بیروت	الزواجر عن اقتراف الکبائر	مکتبۃ المدینہ باب المدینہ کراچی	قرانِ مجید
دارالکتب العلمیہ بیروت	المبسوط	پشاور	تفسیراتِ احمدیہ
دارالمعرفۃ بیروت	ردالمحتار	دارابن حزم بیروت	مسلم
دارالفکر بیروت	عالمگیری	داراحیاء التراث العربی بیروت	ابوداؤد
رضا فاؤنڈیشن مرکز الاولیاء لاہور	فتاوٰی رضویہ	دارالفکر بیروت	ترمذی
مکتبۃ المدینہ باب المدینہ کراچی	بہارِ شریعت	داراحیاء التراث العربی بیروت	معجم کبیر
ضیاء القرآن پبلی کیشنز مرکز الاولیاء لاہور	مراۃ المناجیح	دارالکتب العلمیہ بیروت	الفردوس بماثور الخطاب
☆☆☆	☆☆☆	دارالکتب العلمیہ بیروت	تاریخ بغداد

[1] مزید معلومات کیلئے مکتبۃُ المدینہ کا مطبوعہ رسالہ ''قومِ لُوط کی تباہ کاریاں'' (45 صَفحات) پڑھ لیجئے۔

Tip1: Click on any heading, it will send you to the required page.
Tip2: at inner pages, Click on the Name of the book to get back(here) to contents.

فہرس

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

فرمانِ بی بی فاطمہ رضی اللہ تعالٰی عنہا

حضرتِ سیِّدُنا علیُّ الْمُرتَضٰی، شیرِ خُدا کَرَّمَ اللّٰہُ تعالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم نے حضرتِ فاطمہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعالٰی عَنْہا سے پوچھا: عورتوں کے حق میں سب سے بہتر کیا ہے؟ عَرض کی: نہ وہ کسی نامَحرم شَخْص کو دیکھیں اور نہ کوئی نامَحرم انہیں دیکھیں۔

(حِلْیَۃُ الْاَولیاء ج۲ ص۵۱ مُلَخَّصاً)
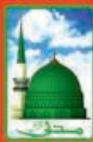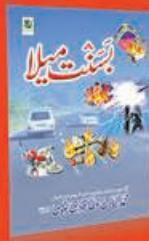
ISBN 978-969-631-115-7
0109074

MC 1286

فیضانِ مدینہ، محلّہ سوداگران، پرانی سبزی منڈی، باب المدینہ (کراچی)
UAN: +923 111 25 26 92 Ext: 1284
Web: www.dawateislami.net / Email: ilmia@dawateislami.net